گرتو بخواهی اے دلا تا شاہ باشی دائما
بندی کمر آں متکا الا علیؓ اللّٰہ رزقھا
رازق مقدر بیطلب آیدترا در روز شب
راست گفتم زیں سبب الا علیؓ اللّٰہ رزقھا
قرآن را برحق شہر آیت ببین بادل اگر
از بہر روزی غم مخور الا علیؓ اللّٰہ رزقھا
اے آنکہ در دل حق ترس او را روادیں است بس
باید بگیر دایں درس الا علیؓ اللّٰہ رزقھا
داری شرف اے دل اگر ہردم بماں تو بیفکر
بر کوہ باشی یابہ بر الا علیؓ اللّٰہ رزقھا
شہباز تن راشاد کن خود خانہ دل آباد کن
ایں سخن حق رایاد کن الا علیؓ اللّٰہ رزقھا

علیؑ اللہ رازق ہیں

قلندرِ کبریا بندہ عارف کے دل سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں کہ اے دل اگر تو دائمی بادشاہت کی خواہش کرتا ہے تو کمر کو کس لے اور صرف اور صرف بھروسہ نہیں کر لیکن علیؑ اللہ رازق ہیں تیرا رزق مقدر ہے بے طلب ہے روز وشب کی محنت میں، میں تجھ سے صحیح کہہ رہا ہوں کہ نہیں ہے کوئی سبب رزق کا صرف علی اللہ ہیں رازق. جن کے دل حق ترس ہیں جو خوفِ خدا رکھتے ہیں وہ راہِ دین کو سمجھتے ہیں کیونکہ ان کے لئے صرف یہی سبق ہے کہ نہیں ہے کوئی رازق سوائے علیؑ اللہ کے قرآنِ حکیم جو سر چشمہ حق ہے اس کی آیات مبارکہ انسانی قلب میں گھر کر لیتی ہیں اور دل کو لگتی ہیں کہ روزی روزگار کے لئے غم نہ کر صرف یہ سمجھ، نہیں ہے کوئی صرف وسوائے علیؑ اللہ رازق ہیں شرافتِ یعنی بلندیٔ دل یہی ہے کہ وہ ہر دم بے فکر ہو جائے مختلف صداؤں سے اور شرف دل یہی ہے کہ وہ جبل کے درمیان بھی ہوتا تو سوائے علیؑ اللہ کے کوئی رازق نہیں ہیں...اے شہباز تو شاد وآباد رہے اور خود اپنی قلب نورانیہ

کے گھر کو آباد کر اور یہ سخن حقِ مطلقہ ہے اور اسی بات کو جو حق ہے یاد کر لے رازق نہیں ہے سوائے علی اللہ کے۔

مولانا رومؒ کلیاتِ شمس تبریزی میں اس عارفانہ منزل کو اس طرح بیان فرماتے ہیں کہ...

رازق رزق بندگان مطلوب جملہ طالبان
مامور امر کن فکاں اللہ مولانا علیؑ

یعنی مولانا رومؒ کے اس شعر اور قلندرِ کبریا کے کلام سے یہ بات واضح ہوئی کہ رزق روحانی رزق معنوی اور رزق ظاہری یعنی رزق مادّی دینے والے وہ ہیں جو مامور امر کن فکاں ہیں. یعنی مولائے کائنات یعنی ولایتِ مطلقہ رزق پر تصرف رکھتے ہیں ولایتِ مطلقہ کا ظہور مولا علیؑ ہیں....